حکمت کی باتیں

علامہ ابوالخیر اسدی

مجلس نشر السنۃ مخدوم رشید ملتان

1

جس کے ساتھ اللہ ہے
وہ اکیلا نہیں ہے۔

حکمت کی باتیں

(یوسفی ۹۶ء)

علامہ ابوالخیر اسدی

شائع کردہ مجلس نشر السنۃ مخدوم رشید (ملتان)

نام کتاب ---------- حکمت کی باتیں
مصنّف ---------- علامہ ابوالخیر اسدی
سرورق ---------- عبدالرحمٰن آرٹسٹ ملتان
خطّاطی ---------- محمد اقبال یوسفی "
قیمت ---------- ۵۰/ روپے
تعداد ---------- ۵۰۰

مجلس نشر السنّۃ مخدوم رشید (ملتان)

حرفِ اوّل

حکمت کی باتیں ، زِندگی پر
ڈھالنے کے لئے لکھی جاتی ہیں
نہ کہ مُطالعہ کر کے
اَلماری میں رَکھنے کیلئے !

★★★★★

(یوسفی ۹۶ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آدمی دولت کے ذریعے جتنی بھی ترقی کرے،
وہ عارضی شہرت، عورت اور پیٹ کی وادی
سے آگے نہیں بڑھ سکتا —

* * *

جتنی بڑی ہستی کے ساتھ تقرّب
ہوگا۔ وہ تقرّب اُسے اُتنا ہی بڑا بَنا دیگا
قُرآن میں ہے وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ
اللہ چُونکہ سب سے بڑا ہے، اِس لئے
اِس کی یاد بھی اِنسان کو دُوسروں سے بڑا
بَنا دیتی ہے ۔۔۔!

★★★★★

حضرت یوسفؑ کے بھائیوں کے جھوٹے
آنسو جب پیغمبرؑ کو دھوکہ دے سکتے ہیں۔
اس کے بعد ہم
صحیح فیصلہ نہیں کر سکتے کہ ہر بہنے والا آنسو
واقعی اعتبار کے قابل ہوتا ہے۔

★★★★★

زِنا۔ ایک عورت کی عِصمت کا قَرض ہے۔ عصمت کے قرض کو زَانی خود نہیں اُتار سکتا، بلکہ اس کی بیوی یا بیٹی اپنی عِصمت کے ذریعے اس قرض کو اَدا کرتی رَہے گی۔ اس لِئے کہ باپ کا قرض اُس کی اَولاد ہی اَدا کرتی ہے۔

* * *

چوری ایک بڑا گناہ ہے۔ لیکن بعض لوگ چوری کے ذریعے جنّت خرید کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ لوگ وہ ہیں جو عُمرہ کے ذریعے **حرمین** میں داخل ہو جاتے ہیں۔ پھر چور بَن کر چُھپے رہتے ہیں۔ جب **حج** ہوتا ہے۔ یہ چوری کا حج پڑھ کر ہمیشہ کے لئے حاجی الحرمین بَن جاتے ہیں۔

★★★

پیر اپنے مُرید کو جو تعویذ لکھ کر دیتا ہے وہ بھی کاغذ کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے۔ اور مُرید جو اس کے معاوضے میں ایک سو رُوپے ھدیہ دیتا ہے وہ بھی کاغذ کا ٹکڑا ہوتا ہے۔ مُرید کا دیا ہوا ٹکڑا تو پیر کی فوری ضرورت پوری کر دیتا ہے، اور پیر کا دیا ہوا، تعویذ کا ٹکڑا خُدا جانے کب اثر کرے یا نہ کرے۔ آپ بتلائیں ان میں زیادہ کامل کون ہے۔ پیر یا مُرید ؟

★★★★★

کسی کو بلندی سے دھکا دے کر گرانا تو سبھی کو آتا ہے لیکن ایک پستی میں گرے ہوئے کو سہارا دے کر تھامنا ہر ایک کو نہیں آتا۔

؎

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے
مزہ تو تب ہے کہ گرتے کو تھام لے ساقی

* * *

حُسن خاتمہ کا مُطلب یہ ہے کہ
جَب مَوت آئے تو آپ اُس وقت
کسی نہ کسی نیک عمل میں مصروف ہوں
کسی مقدّس مقام یا کسی مقدّس زمانے
میں مَرنا، اس تکوینی مَوت سے
نجات نہیں ہو سکتی —

* * *

ہماری زندگی نصف سے زیادہ
مصائب کی اِس لئے شکار ہوتی ہے
کہ ہم ہر مُعاملے میں یہی کہتے رہتے
ہیں — "کہ لوگ کیا کہیں گے"۔

★★★★★

بعض لوگ عبادت کو محض
تصنّع کی خاطر کرتے ہیں۔ تاکہ مُعاشرے
میں کچُھ نہ کچُھ وقار قائم رہے۔ یہ ان
کی بَدعادت ہے، عبادت نہیں ہے۔

۵

بے موسمی کا شُغل تھا اپنی نماز بھی
موسمِ بہار آئی تو میخوار ہو گئے۔

★★★★★

آپ کسی پر اِس لِئے زیادہ ناراض ہو رہے ہیں۔ کہ اُس سے آپ نے کُچھ توقّعات وابستہ کر رکھی ہیں۔ اگر آپ توقّعات کا وزن دُوسروں پر ڈالنا چھوڑ دیں۔ اِس طرح آپ ہر قسم کے گِلے شکوؤں سے نجات حاصل کر لیں گے۔

۵ جب توقّع ہی چھوڑ دی ہم نے
پھر شکائیت گِلے کریں کِس کے

اگر اِس دُنیا میں آپ اپنا اُخروی مرتبہ
دیکھنا چاہتے ہیں تو پھر آپ دیکھیں کہ میرے
نزدیک اِس دُنیا میں دین کی کتنی قدر و منزلت
موجود ہے ـــــ

★★★★★

درخت
جڑ سے نہیں پہچانا جاتا، بلکہ اپنے
پھل
سے پہچانا جاتا ہے ——

★★★★★

جن اَوقات میں عبادت کو فرض کیا گیا ہے۔ اگر ان اَوقات کو دُوسرے کاموں میں صرف کر دے۔ تو اِس کے دو نتیجے ظاہر ہوں گے۔ ایک تو اِسے عبادت کی حق تلفی کا عَذاب ہوگا۔ دوسرا اِن اوقات میں جو کام بھی کرے گا۔ اُن کی نحوست اس کے دُوسرے کاموں کو منحوس بنا دے گی —

★ ★ ★ ★ ★

اگر آپ کی اُولاد آپ کے ساتھ
بڑُھاپے میں سخت نافرمانی اور سرکشی کے
ساتھ پیش آتی ہے. تو اس کا مطلب ہے کہ
آپ آغاز میں اُن کی مُحبّت میں خُدا
کی سخت بغاوت کرتے
رَہے ہیں —

★★★★★

جو اِنسان قُرآن کی تعلیم سے سیدھا نہیں ہوتا۔ اُسے زندگی کے حوادث اور ناگہانی آفات خود بخود سیدھا کر دیتی ہیں —

* * *

خُدا اگر کسی مصلحت سے دُعا منظور نہیں کرتا۔ لیکن اُسے دُعا۔ مانگنے کا اجر تو پُورا پُورا مِل جاتا ہے، مُشرک کو غیر سے مانگنے میں صِرف نامُرادی ہی حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ اِس دُعا کی وجہ سے وہ اُلٹا گناہ گار بھی بن جاتا ہے —

* * *

لالچی اور خوشامدی کو بالکل دوست نہ بنائیں، لالچی دوست ہر وقت اِمداد کا مُستحق بنا رہتا ہے اور خوشامدی دوست طمع کے وقت بے حد تعریف کرتا ہے۔ اگر طمع پُورا نہ ہو تو پھر وہ اپنی خوشامد کو عیب جوئی میں تبدیل کر دیتا ہے۔!

★★★★★

جھگڑا وہاں ہوتا ہے جہاں ایک طرف ظالم اور جھُوٹا اور دوسری طرف مظلوم اور سچّا آدمی ہو چونکہ ظالم اور کاذب انصاف کا دشمن ہوتا ہے۔ ایسا جھگڑا کبھی بھی ختم نہیں ہوتا۔ اِس کی آسان صُورت یہ ہے کہ مظلُوم اور سچّا آدمی اس جھگڑے میں اُپنا کُچھ نقصان برداشت کرکے اس جھگڑے کو ختم کر دے ——

* * *

امام شافعیؒ فرماتے ہیں :-

قِیمَۃُ مَا یَاکُلُ مَا یَخْرُجُ مِنْہُ
مِنَ الْاَمْرَاضِ وَ الْفُضُلَاتِ۔

آدمی جو کچھ کھاتا پیتا ہے، اُس کی قیمت وہ ہے جو اُس کے وُجود سے امراض اور فضلات کے ذریعے خارج ہوتی رہتی ہے۔

★★★★★

کثرتِ اختلاط سے اِنسان کو کبھی بھی اچھّا ماحول مُیسّر نہیں آ سکتا۔ اِس کی صُورت یہ ہے کہ تنہائی کیلئے کچھ نہ کچھ وقت نِکال کر اپنے اعمال کا اِحتساب کرتا رہے —

* * *

بے عمل عالِم کی مثال اُس پتھّر کی
طرح ہے۔ جو کُند اَوزار کو تو تیز کر
دیتا ہے۔ لیکن وہ پتھّر خود کسی چیز
کو کاٹ نہیں سکتا ___

★★★★★

ایک آدمی دُودھ میں پانی مِلا کر بیچتا تھا۔
اُس نے کہا دُودھ میں پانی مِلا کر بیچنا تو جُرم ہے
لیکن میں پہلے پانی بھر لیتا ہوں پھر اِس میں
دُودھ مِلا کر بیچتا ہوں۔

دیکھئے! حرام خور آدمی کس طرح
تاویل سے نجاست کو بھی حَلوہ
بنا کر کھا لیتا ہے —

★★★★★

ایک اَندھا آدمی رات کو لیمپ لے کر چل رہا تھا، کسی نے پوچھا آپ کو روشنی کی کیا ضرورت ہے ؟

اَندھے نے جواب دیا تاکہ کوئی آنکھوں والا اندھیرے میں مجھ پر نہ گر پڑے۔ اِس کا مطلب ہے کہ محتاط آدمی دُوسروں کے ضَرر سے اکثر محفُوظ رہتا ہے۔

★★★★★

اندھیرے میں ہر بُرائی پر پردہ آجاتا ہے۔
اس لئے بعض لوگ اپنی رِیش کے سائے
میں ایسی ایسی بدکاری کا ارتکاب کرتے
ہیں کہ غُنڈوں کے خواب و خیال میں
نہیں آسکتی۔

* * *

عورت

پہلے بیٹی بنتی ہے۔ پھر بیوی۔ اس کے بعد
ماں بن جاتی ہے۔

جب بیٹی حیا سیکھ لیتی ہے، وہ
جب بیوی اور ماں بنتی ہے تو عصمت و
شرافت کا پیکر بن جاتی ہے۔

* * *

جو آدمی آپ سے ظاہراً اچھا میل جول رکھتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ دِل سے بھی تُجھے اچھی نگاہ سے دیکھتا ہو۔

؎

آدمی، آدمی سے مِلتا ہے
دِل مگر کم کسی سے مِلتا ہے

★★★★★

صحیح خیرات وہ ہوتی ہے جس میں غریب کی ضرورت کو ملحوظ رکھا جائے۔ یہ نہیں کہ اپنی مرضی کی چیزیں خرید کر تقسیم کر دی جائیں آپ پہلے اس غریب کا تجزیہ کریں اگر وہ بیمار ہے تو اس کی دوائی کا انتظام کر دیں۔ اسی طرح اگر کپڑوں کی ضرورت ہے تو کپڑوں کا اہتمام کر دیں۔ اسی طرح ہر خیرات میں غریب کی اہم ضرورت کو ملحوظ رکھ کر خیرات کیا کریں۔

★★★★★

ایک آدمی دُودھ میں پانی مِلا کر بیچتا تھا۔ اِتّفاقاً اس کی بھَینس دَریا میں ڈُوب کر مَر گئی۔ اُس نے اَپنے لڑکے سے پُوچھا کہ وہ بھَینس کِس طرح ڈُوب کر مرگئی؟

بیٹے نے جَواب دیا، اَبّا جان! آپ جو پانی میں دُودھ ملایا کرتے تھے وہ تھوڑا تھوڑا جمع ہوتا رَہا۔ جب زیادہ جمع ہوگیا تو ہماری بھَینس اس میں گِر کر ڈُوب گئی۔

★★★★★

جو آدمی اَپنی ناداری کو غیرت کی وجہ سے چھُپاتا رہے گا تو جو لوگ اُس کی ناداری سے واقف نہیں ہوتے، اِس تعفف کی وجہ سے اُسے غنی سمجھنے لگیں گے۔ دیکھئے۔ ناداری میں پُردہ دینے کا عمل ایسا ہے کہ وہ ناداری کے باوجود مُعاشرے میں باعزّت رہتا ہے۔ اور جو لوگ اپنی ناداری نمایاں کرتے رہتے ہیں۔ اُن کی ناداری بھی دُور نہیں ہوتی، اُلٹا مُعاشرے میں ان کا وقار بھی گِر جاتا ہے۔ ★★

بخیل کی روٹی بیماری پیدا کرتی ہے۔ اِس لئے کہ بخیل کے چُولھے کے نیچے جتنی دیر آگ جلتی رہتی ہے۔ بخیل کا دِل اِس سے بھی زیادہ جلتا رہتا ہے۔

★★★★★

مال کو جمع کرنا ایسا ہے جیسے ایک
بھاری پتّھر کو پہاڑ کی چوٹی پر لے جانا۔

اور

اسراف میں خرچ کرنا ایسا ہے جیسے
اِس پتّھر کو چوٹی سے نیچے لڑھکا دینا۔

* * *

اَسلاف مُٹھی بھر جَو اور چند کھجُور کے دانوں کے عوض جنّت کے بڑے بڑے طبقات حاصل کرلیتے تھے اور آج حال یہ ہے کہ ہم اِتنی دَولت اور زمینوں کے مالک ہونے کے باوجود عملاً جنّت کی ایک اِنچ زمین بھی حاصل نہیں کرسکتے۔

قیامَت

میں اِس بات کو سب سے زیادہ دیکھا جائے
گا کہ اِس انسان نے دوسروں کو کس قدر
فائدہ پہنچایا ہے۔ نہ کہ یہ دیکھا جائے گا کہ
اِس نے اپنی ذات کی خاطر دوسروں سے
فائدہ کس قدر اُٹھایا تھا۔

* * *

مُنافق اور چالباز سے

اگر کوئی کام نِکالنا ہو، تو وہاں نِری شرافت کام نہیں آتی ہے بلکہ اس کے ساتھ کچھ اُلٹ پھیر کرنا پڑتا ہے ——

؎

سِیدھی اُنگلی گھی نہ آوے ٹیڑھی کرو تو آوے

★★★★★

جھُوٹا اِنسان طاقت کے آگے
جُھکتا ہے اور سچّا اِنسان صحیح دلیل
کے آگے

سرخم

کرلیتا ہے !

★★★★★

جس بیوی کو آپ بے وفا سمجھ رہے ہیں لیکن وہ آپ کے بچّوں کی تو پوری وفادار ہے۔ اسی طرح وہ اپنی عفّت کو بھی تمہاری خاطر داغدار نہیں ہونے دیتی۔ اور تمہارے مال و متاع کی بھی پوری حفاظت کرتی رہتی ہے ۔

★★★★★

ظالم افسروں اور رئیسوں کی اکثر بیویاں تُرش مزاج اور بَد اخلاق ہوتی ہیں۔ یہ لوگ غریبوں کی آہوں سے اِتنا نہیں ڈرتے جتنا یہ اپنی بیویوں کے جُوتوں کی نوک سے ڈرتے ہیں۔

* * *

DO WORK OR
GO TO GRAVE

فارغ نہ بیٹھو، کچھ نہ کچھ کام کرتے
رہو۔ نکمّا رہنے سے قبر میں سونا
بہتر ہے!

★★★★★

حُقُوقُ العِباد میں

بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ جس سیٹ پر آپ بیٹھے ہیں۔ اگر آپ نے گاڑی کا ٹکٹ نہیں خریدا تو سیٹ کی اس غصب شدہ جگہ پر آپ کی نماز بھی نہیں ہوگی، چوری کی بجلی سے جو گھر میں روشنی ہوگی اس روشنی میں تلاوت بھی ناجائز ہے۔ جس گھی کا آپ نے محصول چونگی ادا نہیں کیا، اُس گھی سے روزہ بھی صحیح نہیں ہوتا۔ ★★★

عورت

شادی کے وقت پھول کی طرح
ہلکی ہوتی ہے اور شادی کے بعد
وزنی پتھر بن جاتی ہے۔

؎ روتے ہی کٹ رہی ہے ہماری تو آج تک
جس دن سے ہم نے ہنس کے کہا تھا! قبول ہے۔

★★★★★

آپ اپنے مال میں سے کچھ نہ کچھ اپنے
کنٹرول میں ضرور محفوظ رکھیں تاکہ آپ
بڑھاپے میں حق العباد اور حقوقِ الٰہی کی
کچھ نہ کچھ تلافی کر سکیں۔ وَرنہ اَولاد تو بوڑھے
باپ کے روزے کا **فِدیہ** دینا بھی
برداشت نہیں کر سکتی —

★★★★★

عورتیں

دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک عورت بچّے تو جنتی ہے لیکن اُس کی داڑھی نہیں ہوتی دوسری عورت جس کی داڑھی تو ہوتی ہے لیکن بچّے نہیں جنتی۔ یہ عورت زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔ اِس قسم کی عورتیں صوفیہ میں اور محراب و منبر پر زیادہ پائی جاتی ہیں۔

* * *

بیوی اگر دانا نہیں ہے تو آپ
ہر اہم بات اُس پر واضح نہ کر دیا کریں،
کیوں کہ اِس طرح چُولھے کی بات محلّے
تک پھیل جائے گی ——
پھر آپ، لوگوں کی چہ میگوئیوں سے
گھبرا کر بیوی سے فضُول جھگڑتے
رہیں گے ——

★★★★★

جُلالُ الدّین سلجوقی نے عُمر خیام کو پیغام بھیجا۔ میرے پاؤں میں موچ آگئی ہے۔ کچھ اچھا طبیب بھیجو، اُس نے جواب میں لکھا :۔

"ظلِّ الٰہی! امورِ سلطنت میں سر استعمال فرمائیے!"

* * *

قانونِ مکافات کا تقاضا ہے کہ
انسان کو ہر گناہ کی سزا ملتی ہے،
اِس سزا کا اِنتظام خارج سے نہیں ہوتا۔
بلکہ اُس کی اپنی زِندگی کے حوادث
مُنتقِم بَن کر اُسے سزا دیتے
رَہتے ہیں ——

؎

عدل و اِنصاف فقط حشر پہ موقوف نہیں،
زندگی خود ہی گناہوں کی سزا دیتی ہے۔

جس عالِم کا

عمل

قوم کو پیچھے کر دے، اُس عالِم کا

عِلم

اُس قوم کو آگے نہیں کر سکتا۔

★★★★★

خَربُوزہ

اگر چُھری سے ٹکرائے تو یہ خودکُشی
کا فعل ہو گا نہ کہ مُجاہدانہ اِقدام۔

۵

خوشبُو کو اِس کی ضرورت نہیں کہ وہ
اپنی موجودگی کو اِعلان کر کے ثابت کرے۔

★★★★★

اَگر تُم —

اُپنا رَاز دشمن سے چھُپانا چاہتے ہو تو
اُس کو اُپنے دوست سے بھی نہ کہو۔

اَگر آپ پھُول حاصل کرنا چاہتے ہیں
تو آپ کو کانٹوں سے دامن بچانے کا
فَن بھی سیکھنا ہو گا۔

★★★★★

جس طرح غریب مظلوم کی آہوں میں تاثیر ہوتی ہے۔ اِسی طرح فاقہ کش غریب کی دُعاؤں میں بھی بڑا اثر ہوتا ہے مِشہور ہے کہ صحیح خیرات سے بڑی بڑی آفات دُور ہو جاتی ہیں۔ اِس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ لینے والے غریب کی بے ساختہ دُعائیں آفات کیلئے ڈھال بَن جاتی ہیں۔

★★★★★

آپ کسی دُوسرے پر اُپنا کوئی حق ثابت نہ کریں۔ اِس کے بعد اگر وہ آپ کا کوئی حق اَدا نہ کریگا تو اس پر آپ کو کسی قسم کی ناراضگی نہ ہو گی۔ ناراضگی وہاں محسوس ہوتی ہے۔ جب آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اُس نے میرے حق میں فلاں فلاں کوتاہی کی ہے —

* * *

گُناہ خواہ آپ کو کتنا ہی حسین محسوس ہوتا ہو، لیکن اس کی اندرُونی سیاہی میں ایسے شرارے پوشیدہ ہوتے ہیں کہ وہ رفتہ رفتہ انسان کو زخمی کرتے رہتے ہیں —

★★★★★

یہ بڑی خامی ہے کہ تعریف تو جھوٹی
بھی پسند کر لی جائے لیکن تنقید اگرچہ وہ کتنی
ہی صحیح کیوں نہ ہو اُسے بَرداشت نہ کرے
یہ خامی اھلِ علم میں زیادہ پائی جاتی ہے۔
جب کوئی عالم صحیح تنقید کے بعد اپنی
غلطی تسلیم نہیں کرتا بعض دفعہ اس کی غلط
بات دین کا درجہ حاصل کر لیتی ہے۔

★★★★★

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے ایک دِن میں دِس کوڑھیوں کا علاج کیا، اُن میں سے صرف ایک مریض نے آپ کا شکریہ اَدا کیا، پھر ہم کیوں حضرت مسیحؑ سے زیادہ کسی سے شُکریئے کی اُمید رکھیں۔

* * *

ایک آدمی کہتا ہے کہ مُردے سُنتے ہیں۔ اس کے مُقابلے میں ایک دوسرا کہتا ہے کہ پتھر بھی بولتے ہیں، تو آپ بتلائیں ان دونوں میں سے زیادہ سچا کون ہے؟

* * *

خدائے رزّاق !

ہر پرندے کو روزی دیتا ہے

لیکن

اُن کے گھونسلے میں نہیں پھینکتا۔

★★★★★

انسان کو انسانیت سے
فائدہ پہنچتا ہے۔ امیر لوگوں کے پاس
دولت تو ہوتی ہے۔ لیکن انسانیت
نہیں ہوتی، اس لئے اُن کے وجُود
سے دُوسروں کو بہت کم نفع پہنچتا ہے،

★

۵ بڑا ہُوا، تو کیا ہُوا، جیسے بڑی کھجُور
پنچھی کو سایہ نہیں اور پھل بھی لاگے دُور

★★

بُوڑھے ماں باپ کی یہ اذیّت ،
شہادت دے رہی ہے کہ اُسی کی اَولاد
جَب تک بڑھاپے میں پہنچ کر اِس
اُذیّت کا بُدلہ نہ دے ۔ مرقد تک خیر
سے سفر نہیں کر سکتے ——

★★★★★

زِندگی

کی بہترین عافیت یہی ہے کہ روٹی
وقت پر ملتی رہے اور پاخانہ کھُل کر
آتا رہے !

★★★★★

عوام کا بس اتنا شعور ہے۔ وہ جُوتے کے آگے دوڑتے ہیں اور پیسے کے پیچھے —

★★★★★

جو دوست غدّاری کر کے دوستی ختم کرنا چاہے، تو اُسے مَنانے کی بالکل کوشش نہ کرے، بلکہ اُس کا شُکریہ اَدا کرے کہ اُس نے اپنی باطنی خباثت کو جلد ہی ظاہر کر دیا ہے۔ ورنہ زیادہ دیر کے بعد اُسے زیادہ نقصان پہنچا دیتا —

اِک ذرا سی بات پر مُدّت کے یارانے گئے
مگر اِتنا تو ہُوا، کُچھ لوگ پہچانے گئے

جس طرح حرامی آدمی کسی شریف کے گھر میں داخل ہو کر اُن کی عزّت کو داغدار کر دیتا ہے۔

اِسی طرح حرام مال بھی جب کسی کے گھر میں داخل ہو جاتا ہے تو وہ جس جس پیٹ میں گھستا رہے گا۔ اُسے پوری طرح تباہ کر کے چھوڑے گا۔

★★★★★

ایک لنگڑا اور اندھا آدمی قافلے سے بچھڑ گئے۔ اب دونوں چلنے سے معذُور تھے۔ اندھے نے لنگڑے سے کہا۔ میں تجھے اپنے کندھے پر اُٹھا لیتا ہوں، تُو مجھے راستہ بتاتا جا، اسی طرح ہم دونوں اپنے قافلے تک پہنچ جائیں گے، اسی طرح انسان بھی اگر اپنی اپنی وُسعت کو ایک دوسرے کے رَنج وغم میں جمع کرلیں تو وہ بھی اپنی زندگی کا سفر آسانگی کے ساتھ کرسکتے ہیں۔

★★★★★

گناہوں کی بتدریج تکمیل ہوتی ہے اس لئے اس کے آغاز اور وسط میں اس کے اثرات محسوس نہیں ہوتے۔ بعض گناہ کافی عرصے بعد مکمل ہوتے ہیں۔ جب اُنکی تکمیل ہوجاتی ہے۔ توپھر ان کے ناسُور انتقام کی صورت میں بہنے لگ جاتے ہیں۔

★★★★★

۵

تھوڑی ہی کسر بس باقی ہے دُنیا کو جہنّم بننے سے، اعمال گواہی دیتے ہیں، حالات اِشارہ کرتے ہیں

* * *

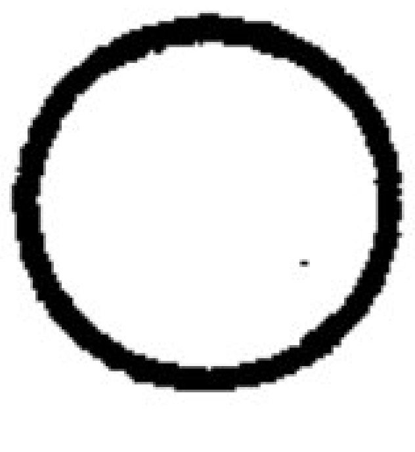

صِفر

ایک بے کار نُقطہ ہے۔ لیکن جب کِسی عدد کے ساتھ لگ جاتا ہے تو قیمتی بَن جاتا ہے۔ اچھی صُحبت کی یہی مثال ہے۔

* * *

قُرآن

پہ عمل ہی کرلیں کہ زِندگانی کی
نہ جانے کون سی منزل پہ شَام ہوجائے

★★★★★

توبہ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اُس نے اَپنے گناہوں کا **اعتراف** کرلیا ہے۔ اگر وہ گناہ حق العباد اور حقوق اللہ سے تعلّق رکھتے ہیں، تو جب تک اُن کی اَدائیگی نہ کرے گا صِرف زبانی توبہ سے یہ گناہ معاف نہیں ہوسکتے۔

* * *

کوئی آدمی مصیبت میں اگر اپنی کوئی چیز بیچے تو اُس کی مجبُوری سے فائدہ اُٹھا کر کم قیمت پر خرید نہ کرے بلکہ اُس کی مروجہ قیمت پُوری لگائے، مجبُوری ایک مُصیبت ہے۔ اس مُصیبت میں وہ اِمداد کا زیادہ مستحق ہوتا ہے، نہ کہ اُسے اُلٹا لُوٹ لیا جائے۔

* * *

جس طرح تلاوَت کی آواز پر ثواب
مِلتا ہے۔ اِسی طرح محنت کش کے کُلہاڑے
کی آواز بھی
ثواب بَن جاتی ہے۔

★★★★★

افلاطون کا قول ہے:۔

طبیبوں کی سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ وہ ذہن کی طرف توجّہ دیئے بغیر جسم کا علاج کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن دماغ اور جسم کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔

★★★★★

سب سے زیادہ بُدبخت وہ آدمی ہے
جو خود تو مر جاتا ہے لیکن اُس کے چھوڑے
ہوئے گناہ نہیں مَرتے بلکہ دُوسرے
اِنسانوں کے لئے تبَاھی کا باعث
بن جاتے ہیں۔

★★★★★

مجاز کے عشق میں ناکامی اِتنا ھلاک
نہیں کرتی۔ جتنی اِس میں کامیاب ہونے
کے بعد اُسے ھلاکت برداشت
کرنی پڑتی ہے۔

ہ ناکامیٔ عشق ہو یا کامیابی
دونوں کا حاصل خانہ خرابی
ہ کہتے ہیں عشق جس کو خلل ہے دماغ کا۔

* * *

درخت

ہوا سے ہلتا ہے

یا

کلہاڑے سے !

* * *

نیکی قبول کرنے کی استعداد تو ہر انسان کے اندر موجود ہوتی ہے لیکن اس کے غلط استعمال سے وہ استعداد شر میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

◆

جذب کی چوٹ تو پڑتی ہے دلوں پر یکساں
ضرب کے فرق سے آواز بدل جاتی ہے

★★★★★

پرویز صاحب فرماتے ہیں کہ ، جب
قرآن کی موجودگی میں کسی حدیث کی ضرورت
نہیں ہے۔ اب اُسے چاہیئے تھا کہ
قرآن کو قرآن کے انداز میں پیش کرتا لیکن
اُس کے نزدیک قرآن صِرف نیچرل ازم
کی مینی فِسٹو (MANYFiSTO) ہے)
جہاں خدا مجبور بن جاتا ہے۔ اور انسان آزاد۔

★★★★★

حاسدوں اور دشمنوں کی شماتت اور حسد سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ جتنی کوشش ہو سکے اپنی تکلیفوں پر پردہ دیتا رہے۔ دشمن بعض دفعہ ایک بات کو ایسے انداز سے پھیلاتا ہے کہ اُس کا جینا بھی دُوبھر کر دیتا ہے۔

★★★★★

جیمز جینز کہتے ہیں :۔

سائنس کی مادّی ترقی نے انسان کو چاند پر تو چلنا سکھا دیا ہے۔ لیکن انسانیت کے ساتھ زمین پر دو قدم چلنا بھی نہیں سکھا سکی۔

* * *

قرآن صرف یہ چاہتا ہے کہ اُس کے مُقابلے میں جو جہالت ہے اُسے دُور کر دے تاکہ قیامت میں کوئی یہ عُذر نہ کر سکے کہ میں یہ کام اپنی لاعلمی کی وجہ سے کرتا تھا، کیونکہ جو کام جان بُوجھ کر کیا جاتا ہے اُس میں انسان کی انتہائی بے حیائی شامل ہوتی ہے —

* * *

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں :۔
مَیں کسی مُردہ کے زندہ کرنے
سے اِتنا عاجز نہیں ہوتا۔ جتنا ایک
احمق کی اصلاح کرنے میں
عاجز ہوتا ہوں۔

★★★★★

اللہ تعالیٰ نے جس دُعا، کے منظور
ہونے کا وعدہ کر رکھا ہے' وہ ہے جس کا انجام
اُس کے حق میں اچھا ہو۔ اِسی طرح اگر
آپ کی ہر خواہش کی تکمیل ہوتی رہے
تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ آپ دینے
والے کو بھی اپنی مرضی کے مُطابق چلانا
چاہتے ہیں !

★★★★★

حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کا قول ہے :-

" جب مظلوم ظالم کو خوب برا بھلا کہہ کر اپنا بدلہ لے لیتا ہے تو ظالم کو اس مظلوم پر فضیلت حاصل ہو جاتی ہے "!

★★★★★

نادان بچّوں اور احمق عورتوں کی ضد
اِنسان کو بُردباری اور تحمّل کا عادی بنا دیتی
ہے۔ پھر اُس کی یہ خصلت زندگی کی بڑی بڑی
آفت کو آسانگی کے ساتھ برداشت
کرلیتی ہے —

★★★★★

اگر آپ کا مَاضِی اور
حَال برباد ہو گیا ہے۔ آپ
نا اُمّید نہ ہوں ـــ
مُستقبل تو ابھی باقی ہے، آپ
ہمّت کر کے ابھی سے اپنی اصلاح
کا آغاز شروع کر دیں ـــ

★★★★★

عورت کی ہر حال میں دلجوئی کرتے رہا کریں۔ وہ بعض دفعہ جھوٹے وعدے پر بھی اعتماد کرکے خاوند کے ساتھ اچھا گزارا کرلیتی ہے۔

★★★★★

یُونانی فلاسفر ہیریکلیٹس کا قول ہے کہ آپ دریا میں دُو دفعہ قدم نہیں رکھ سکتے۔ دریا ہر مرتبہ اَپنا راستہ بدلتا رہتا ہے۔ یعنی ہر چیز تغیّر پذیر ہے۔ یعنی وہ ایک دفعہ فائدہ دے کر دوسری دفعہ ضَرر بھی دے سکتی ہے۔

★★★★★

ایک شاعر بطورِ شکوہ اپنے ایک
شعر میں کہتا ہے :

؎

سُو[۱۰۰] میں سے ایک[۱] دُعا بھی نہیں ہوسکی قبول
دیکھے ہیں ہم نے حوصلے پرَوردگار کے

اِس کے جواب میں مَیں نے یہ لکھا ہے :-

؎ پھر کِس صنم نے تھام لیا تھا بتا مجھے
جب دُور کر دیا تھا تجھے کردگار نے

رشتہ داری میں مال کی بجائے اخلاقِ حسنہ کو زیادہ ملحوظ رکھیں۔ شریف اور اچھا خاوند کسی وجہ سے اپنی بیوی کو پسند نہ بھی کرے لیکن اُسے نان و نفقہ پُورا دیتا رہے گا اور کسی قسم کا ایذا بھی نہیں دیگا۔ اِس کے برعکس بداخلاق خاوند اپنی ناپسند بیوی کا ایسا حشر کرتا ہے کہ اُس کا آپ خود اندازہ کرسکتے ہیں ۔ !

* * *

اِنسان کے دِل میں

ایک وقت میں دو خیال اِکٹھے جمع نہیں نہیں ہو سکتے۔ آپ اُچھے اچھّے خیالوں کو دِل میں جگہ دیتے رہیں، بُرے خیالات خود بخود بھاگ جائیں گے۔

★★★★★

بڑھاپے کی عمر ماضی کی خرابیوں کے
انتقام کی موسم ہوتی ہے۔ اِس عرصہ میں
کافی تکالیف کا ہدف بنا پڑتا ہے۔ اور
مُوت کی تیّاری بھی
اِسی موسم میں کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے
اس عمر میں حقوق کی تلافی اور کثرت سے

اِستغفار

پر زیادہ زور دینا چاہیئے۔

بُوڑھوں کو اِتنی کھانے پِینے کی بھُوک نہیں ہوتی، جِتنی انہیں اپنی اَنا کی بھُوک ہوتی ہے اس لئے آپ ان کی غلط بات کو ظاہراً تو تسلیم کر لیا کریں لیکن عملاً اُسے اَیسے انداز سے ٹال دیں کہ اُن کی اَنا بھی باقی رہے اور وہ آپ کو نافرمان بھی تصوّر نہ کریں ___

* * *

بغیر شدید ضرورت کے قرض بالکل نہ لیں۔ بعض دفعہ دینے والا قرض کو تنہائی میں دیتا ہے۔ لیکن اُدائیگی کی تاخیر کے بعد وہ دس جگہ بدنام کر دیتا ہے۔ اُدائیگی کے بعد قرض تو اُدا ہو جاتا ہے لیکن اس کی پھیلی ہوئی بدنامی مشکل سے دفن ہوتی ہے۔

* * *

اگر آپ قرآن مجید کا ترجمہ نہیں جانتے تو تلاوت کے وقت یہ تصوّر کرتے جائیں کہ جن آیات میں بُرائی سے روکا گیا ہے. اے اللہ! ہمیں ان بُرائیوں سے بچاتا رہ! اور جن آیات میں نیکیوں کا حُکم دیا گیا ہے۔ ہمیں اُن نیکیوں پر عمل کی توفیق عطا کردے۔ اِسی طرح اللہ تعالیٰ اُس کے دِل میں بُرائیوں سے نفرت اور نیکیوں سے محبّت پیدا کردے گا،

جس طرح جینا ایک عمل ہے،
اسی طرح مرنا بھی ایک عمل ہے۔

جسے صحیح طریقہ سے جینا نہیں آتا اُسے اچھّی مَوت کے ساتھ مَرنا بھی نہیں آتا۔ اچھّی مَوت گُناہوں کو دفن کر دیتی ہے اور ایمان کو ساتھ لے جاتی ہے اور بُری مَوت ایمان کو دفن کر دیتی ہے اور گُناہوں کو ہمراہ لے جاتی ہے —

★★★★★

جو آدمی

جوانی میں وقت برباد کرتا ہے۔ پھر وُہی
وقت اُسے بڑھاپے میں بھی برباد کر دیتا ہے۔

★★

اگر آپ اسٹیشن پر دیر سے پہنچے ہوں
تو ٹرین سے یہ شکایت نہیں کر سکتے
کہ وہ آپ کو لِئے بغیر کیوں چلی گئی۔

★★★★★

کسی کی زبان پیچھے اور عقل آگے ہوتی ہے۔ جب وہ اپنی زبان سے غلط بات نکالنا چاہتا ہے تو عقل آگے آکر اُسے روک لیتی ہے۔ اور بعض آدمیوں کی زبان آگے اور عقل پیچھے ہوتی ہے۔ جب وہ اپنی زبان سے کوئی بات بولنا چاہتا ہے تو غلط بات پہلے نکل جاتی ہے اور اُس کی عقل اس کو بعد میں ٹوکتی ہے۔

* * *

جو فقیر ضرورت پُوری ہونے کے بعد بھی مانگتا رہے۔ وہ فقیر نہیں ہے بلکہ وہ غُربت کے لباس میں ایک تاجر ہے۔ اِس طریقے سے اُس نے جتنا مال جمع کر رکھا ہوگا۔ یہ غصب شُدہ مال ہے۔ آخرت میں اُس سے اِس مال کی پائی پائی وصُول کی جائے گی ——

* * *

اگر آپ کسی حاجت مند کی ضرورت پُورا کرنا چاہیں، اُن کی امداد ایسے خُفیہ انداز میں کی جائے کہ اُس کا ذاتی اعزاز مجروح نہ ہونے پائے۔ کیونکہ انسان کو فقر میں اتنی تکلیف نہیں ہوتی جتنی وہ اپنی عِزّت میں ہتک کا غم محسوس کرتا ہے۔

★★★★★

عوَرت اگر غیر مَرد سے بات کرے تو اُس کے لہجے میں تُرشی ہونی چاہیئے۔ اِس طرح وہ مَرد اُس سے سنبھل کر بات کریگا۔ اگر عورت نرم آواز سے بات کریگی تو جس کے دِل میں کُچھ خرابی ہوتی ہے تو وہ اس سے اپنی کچھ غلط اُمید وابستہ کرلیتا ہے ۔

★★★★★

کاٹھ کی ہانڈی میں جو بھی کھانا پکایا جائے
گا اس سے پکانے والے خود بھی بھوکے
رہیں گے اور اس کھانے پر جو کچھ خرچ ہو گا
وہ بھی برباد ہو جائے گا۔ یہ مثال اُن کیلئے
ہے جو **رسومات** پر اپنی دولت
برباد کر لیتے ہیں —

بڑے بوڑھوں کو چونکہ نوجوان عورتوں میں بیٹھنے سے کوئی رکاوٹ حاصل نہیں ہوتی، اس لئے ایسا اختلاط بعض دفعہ اُن کے جنسی جذبات کو زیادہ تیز کر دیتا ہے۔ اس سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ یا تو اُن کیلئے اُن کی ہم عمر کسی بڑی بوڑھی عور کا انتظام کر دیا جائے۔ یا ایسے اختلاط میں انہیں زیادہ دُور رکھا جائے۔ ورنہ احتمال ہے کہ کبھی بے جا حرکت بھی کر سکتے ہیں۔

* * *

بُوڑھے والدین کو اِتنی اَذیّت دیں جتنی آپ بڑھاپے میں برداشت کر سکتے ہوں۔ ایک بیٹے نے اپنے والد کو بالوں سے پکڑ کر صحن میں خوب گھسیٹا۔ جب اُسے دروازے کی چوکھٹ تک لے آیا تو والد نے چیخ کر کہا: "مجھے یہاں چھوڑ دے۔ میں نے بھی اپنے والد کو اِسی چوکھٹ تک گھسیٹا تھا۔

* * *

آپ
جسے اپنا دوست بنانا چاہیں۔ پہلے
اُس کے ساتھ آپ ایک طویل سفر
کریں۔ سفر کی صعوبتیں، رفاقت اور وفاداری
کے جوہر کو
جلد آشکارا کر دیتی ہیں۔

* * *

ایک آدمی دو ہزار روپے کا مقروض تھا
اُس نے اپنے پیر سے دُعا منگوائی، پھر پیر صاحب کو
سو روپے دے دیئے۔ علّامہ اقبالؒ فرماتے ہیں۔
اگر یہ احمق سو روپے قرض خواہ کو دے دیتا تو
سو کم دو ہزار قرض رہ جاتا۔ لیکن پیر کی منحوس دُعا
کی وجہ سے وہ اُلٹا دو ہزار ایک سو کا مقروض ہو گیا۔

★★★★★

ایک صُوفی نے اَپنے طوطے کو اللہ اللہ سِکھلا رَکھا تھا۔ وہ ہر وقت دیوار پہ بَیٹھ کر اللہ اللہ کا شور مچاتا رہتا تھا۔ اتفاقاً اُسے ایک بِلّی نے گردن سے پکڑ لیا۔ تو پھر وہ ٹیں ٹیں کرنے لگا۔ اِس سے معلوم ہُوا کہ فِطرت کی حقیقت کسی مصنوعی عمل سے تبدیل نہیں ہو سکتی ——

★★★★★

دَولت

کو ایک جگہ جمع کر دینے سے کتنی دُکھی
انسانوں کی زندگی اجیرن بن جاتی ہے،
اور اُس کے
خرچ کرنے سے کتنے بے کس اور بے نوا
انسانوں کو سہارا مِل جاتا ہے۔!

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیرؔ
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

اِنسان کی نجات کے لئے
اِتنا ہی کافی ہے کہ آخرت میں
احتسُاب
کے جُوتوں سے بچ جائے۔

★★★★★

مانگنے والا ہر وقت اپنی ہی ضرورت کو زیادہ اہمیّت دیتا ہے۔ دینے والا خواہ کیسی ہی تکلیف میں ہو، لینے والا اِس کا ذَرا برابر بھی احساس نہیں کرتا —

لہٰذا اُیسے لوگوں سے مُحتاط رہنا چاہیئے۔

★★★★★

پھول اگر چاہے کہ کانٹے کی زشت خوئی میں کچھ تبدیلی آجائے، یہ قطعاً نہیں ہو سکتا، بلکہ پھول کو چاہیئے کہ اس کے ساتھ اپنی نرم خوئی کے ساتھ گذارا کرتا رہے۔

★★★★★

جو آدمی کسی چیز کو دھوکہ دے کر بیچتا ہے
اسی طرح جب وہ کوئی چیز دوسرے سے
خریدے گا تو **دھوکا** ضرور
کھائے گا۔

؎

جَٹّی نے بھگوئی اَٹّی ٭ بنیئے نے ماری بٹّی

ایک عورت سُوت بھگو کر بیچتی تھی۔ اور
بنیا ترازو کے ہیر پھیر سے اس سُوت کی
آدھی قیمت کھا جاتا تھا۔ ★★

پھُول اگر چاہے کہ کانٹے کی زشت خوئی
میں کُچھ تبدیلی آجائے، یہ قطعاً نہیں ہوسکتا،
بلکہ پھُول کو چاہیئے کہ اُس کے ساتھ اُپنی
نَرم خوئی کے ساتھ گُذارا کرتا رَہے۔

* * *

ایک بدوی اللہ تعالیٰ کو کہہ رہا تھا جب میں کوئی مُرغی پکڑنا چاہتا ہوں تو وہ فوراً میرے آگے دوڑنے لگتی ہے۔ لیکن میں جب یہ دُعا، کرتا ہوں کہ ہر مُرغی میرے پیچھے دوڑتی چلی آئے تو میری یہ دُعا منظور نہیں ہوتی، کاہل بھی یہی چاہتا ہے کہ ہلنے جُلنے کے بغیر ہر چیز **مُفت** میں ملتی رہے —— ★★

ٹوپی خواہ معمولی قیمت کی کیوں نہ ہو اُسے اچھی جگہ رکھنا پڑتا ہے۔ اِس لئے کہ وہ سر کی بلندی کو ظاہر کرتی ہے ——

جوتی خواہ لاکھ روپے کی کیوں نہ ہو وہ پاؤں میں ہونے کی وجہ سے اُسے زمین پر ہی رکھنا پڑتا ہے۔ اِس سے معلوم ہوا کہ اچھی صحبت خسیس انسان کو بھی بلند بنا دیتی ہے ——

جو عورت

بیوہ ہوجائے اس کی شادی کا جلدی اہتمام کریں، اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ بیوگی کی آڑ میں اپنی مظلومیت کو ایسے کربناک انداز میں ظاہر کرتی ہے کہ اچھّے خاصے اِنسان بھی سُن کر پسیج جاتے ہیں پہلے پہل وہ یہ انداز اپنی ضرورت کے مُطابق کرتی ہے، بعد

میں وہ اِسے ایک عادت بنالیتی ہے
اِس طریقے سے جو کچھ جمع کرتی ہے۔
اُپنے یتیم بچّوں پر بے تحاشا خرچ کرتی
ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس کے یتیم
بچّے اِس مُفت خوری کی وجہ سے
بے کار اور نکمّے بَن جاتے ہیں۔ جو بعد
میں ناسُور بن کر پُورے مُعاشرے کو تباہ
کر دیتے ہیں۔

★★★★★

اگر آپ ڈاکٹر ہونے کی وجہ سے غریب مریض کے ساتھ اس لئے دھوکہ کر رہے ہیں کہ وہ آپ کے دھوکے سے واقف نہیں ہے۔ تو قدرت بعض دفعہ اِس دھوکے کا اِس طرح انتقام لیتی ہے کہ جب آپ سُنار سے زیور بنوائیں گے تو وہ سُنار بھی آپ کو خُوب لُوٹے گا۔ اس لئے کہ آپ بھی سُنار کے دھوکے سے واقف

نہیں ہیں۔ اور اِسی سُنار کو مکان بنواتے
وقت معمار لُوٹے گا کہ یہ سُنار بھی اس
معمار کے دھوکے سے واقف نہیں ہے۔
اِسی طرح ہر دھوکا باز ایک دُوسرے کو
کاٹتا رہتا ہے، تاکہ کوئی بھی سکون کی
زندگی نہ گزار سکے۔

★★★★★

بُرائی کی اصلاح اِس لیے نہیں ہوتی کہ بُرے لوگ ہمیشہ اپنی بُرائی کے جواز میں بُرے لوگوں کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جناب کیا ہم حرام کھا رہے ہیں؟ ساری دُنیا حرام کھا رہی ہے۔

مُشرک قومیں بھی انبیاء کو گندے خاندان کا عمل پیش کرتے تھے کہ ہم تمہاری بات اِس لیے نہیں مانتے کہ ہمارے آبا،

اَجداد بھی اِن ہی باتوں پر عمل کرتے تھے، اِصلاح کے لئے صرف اچھّے لوگوں کے اعمال کو سامنے رکھا جائے، کیونکہ مَیلا کپڑا سُتھرے پانی سے صاف ہوتا ہے نہ کہ مَیلے پانی سے۔!

* * * * *

بعض اچھے خاصے صاحب ثروت اور صحت مند انسان بھی سردیوں کے روزے نہیں رکھ سکتے۔ اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے پیٹ کو کھانے پینے میں نہایت ہی بے ڈھنگے پن کا عادی بنا لیتے ہیں۔ اس لئے وہ پیٹ کے ان چسکوں کو ایک محدود وقت کا پابند نہیں بنا سکتے ★★

یاد رکھیئے!

ایسے لُقمے جو روزہ خور کے پیٹ میں جاتے ہیں۔ وہ لقمے بعض دفعہ کینسر یا کسی دوسری مہلک بیماری کا نتیجہ بھی بن سکتے ہیں۔

★★★★★

دوست تین قسم کے ہوتے ہیں :-

۱۔ ایک وہ جو تیرا بھی دوست ہو اور تیرے دوست کا بھی دوست ہو اور تیرے دشمن کا بھی دشمن ہو۔

۲۔ ایک وہ جو تیرا بھی دوست ہے اور تیرے دوست کا بھی دوست ہے اور تیرے دشمن کا بھی دوست ہے۔

۳۔ ایک وہ جو تیرا بھی دوست ہو ، اور تیرے دشمن کا بھی دشمن ہو اور تیرے دوست کا بھی

دشمن ہو۔

پہلا دوست خالص دوست ہے۔ دُوسرا دوست جو تیرے دشمن کا بھی دوست ہے وہ کبھی اُس دشمن کے ساتھ مل کر تمہیں بھی سخت نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اور تیسرا دوست جو تیرے دوست کا دشمن ہے وہ ایک دن تمہارا بھی دشمن بن جائے گا۔

★★★★★

ایک بدصورت عورت

اپنے اندھے خاوند کو کہہ رہی تھی کہ اگر تیری آنکھیں ہوتیں تو میرے حسن و جمال کو دیکھ کر بے ہوش ہو جاتا۔

اندھے نے جواب دیا کہ :۔

میں نے شادی والی رات ہی تیرے حسن و جمال کا مشاہدہ کر لیا تھا۔ اگر تو اتنی خوبصورت اور پارسا ہوتی تو تیرے

ماں باپ مجھ جیسے اندھے کو ایسی
حُور کیسے دیتے؟"

اِس سے معلُوم ہُوا، کہ جس انسان
میں بصیرت نہیں ہوتی، اس کے لئے
ہر بُرائی حسین بن کر چمٹ جاتی ہے۔

* * *

دشمن کا حق ہے کہ وہ اپنی دشمنی کو کُھل کر استعمال کرے۔ آپ کو اس میں چیخنے چلّانے کا کوئی حق نہیں ہے، آپ ذرا اپنے اَندر جھانک کر دیکھیں کہ جب آپ کسی کے دشمن بنے ہوئے تھے، تو آپ اُس وقت کتنے شریفانہ اَنداز کو اِستعمال کر رہے تھے —

★★★★★

جہاز
بندرگاہ میں زیادہ محفوظ رہتے
ہیں۔ مگر جہاز بندرگاہ
کے لئے
نہیں بنائے گئے

* * *

۵

حُسن میں،

ذوقِ وفا، دولت میں تسکینِ حیات
آدمی محسوس کرتا ہے مگر ہوتی نہیں

* * * * *

؎

مُشک کی خاک میں مِل کر بھی کبھی بُو نہ گئی
صُحبتِ گُل میں رَہا خار مگر خُو نہ گئی

★★★★★

؎

ڈرایا بار ہا موسیٰؑ نے ان کو قہرِ باری سے
مگر اس قوم کو مطلب رہا مطلب برآری سے

* * *

۵

عبادت اسی کی ہے رَبّ کو پسند
کہ جس سے نہ پہنچے کسی کو گزند !

* * *

۵

طُول غمِ حیات سے گھبرا نہ اے جگرؔ
وہ کون سی ہے شام کہ جس کی سحر نہ ہو

★★★★★

؎

کہنے کو یوں ہزاروں ہیں یار دوست
مُشکل کے وقت ایک ہے پَروردگار دوست

★★★★★

۵

مَن میلا تَن اُجلا بگلے جیسا بھیس
اِس سے تو کاگا بھلا جو اندر باہر ایک

★★★★★

۵

جو کہ مصروف ہیں کفر کی سرگوشی میں
ہوش آئے گا انہیں موت کی بے ہوشی میں

* * *

۵

جَلدی جَلدی ہو جائے گا اُس کا ستیاناس
آمد ہو چالیس[۴۰] کی خرچہ ہو پچّاس[۵۰]

* * *

باقی ہے شیخ میں ابھی حسرت گُناہ کی
کالا کرے گا مُنہ بھی جو داڑھی سیاہ کی

* * *

۵

فولاد کہاں رہتا ہے شمشیر کے لائق
پیدا ہو اگر اُس کی طبیعت میں حریری

★★★★★

۵

نہ رہ سکے گی شرافت جو زن ہو بے پردہ
سبب یہ ہے کہ نگاہوں کی مار پڑتی ہے

(اکبرؔ)

* * *

مَشُورہ

میرا تو مشورہ یہ ہے کہ شادی آج کر ڈالو
کہ شوہر آجکل بیوی کا خدمت گار ہوتا ہے

★ ★ ★ ★ ★

میرا سرتاج اُٹھتے ہی کچن میں جا نکلتا ہے
میں اُٹھتی ہوں تو میرا ناشتہ تیار ہوتا ہے
وہ جھاڑو اور پالش کو بڑی نیکی سمجھتا ہے
خشوع سے کام کرتا ہے۔ نہ کچھ اصرار ہوتا ہے

ے

جسے یہ بھی نہیں معلوم تھا اے دوست کل تک
مروّت کیا بَلا ہے ، جذبۂ مہر و وَفا کیا ہے
مگر اَب تو یہ عالَم ہے کہ وہ اُمیدوار آ کر
ہر اِک ووڑ سے خود پُوچھے بتا تیری رَضا کیا ہے

★★★★★